معزز قارئین! مسلمانوں کی موجودہ پریشان اور تباہ کن حالات دیکھ کر بہت سارے مسلمان مایوسی کا شکار ہوجاتے ہیں' حالانکہ مایوسی کفر اور ہلاک وبرباد کردینے والی چیز ہے'ایک مسلمان کو ہمیشہ اللہ کی ذات سے حسن ظن رکھنا چاہیے'اقوام وملل وجماعات حتی کہ افراد کے لئے عروج وزوال یہ اللہ کی سنت اور اس کا نظام ہے جو اللہ کی ربوبیت اور اسباب سے متعلق ہے'نہ عروج وبلندی ہمیشہ کسی کے لئے رہتی ہے نہ ہی زوال وپستی'یہ سب عارضی اور کائنات کے نظام کا حصہ ہیں' اور پھر اللہ نے اس امت کو ایسی خصوصیات عطا فرمائیں ہیں جو کسی امت کو نہیں ملیں'ایسی خصوصیات کی حامل امت قیامت سے پہلے ختم نہیں ہوسکتی'اگر یہ امت ختم ہوگئی تو دنیا بھی ختم ہوجائے گی'البتہ اپنے گناہوں اور بداعمالیوں کی وجہ سے مشکلات وپریشانیوں سے دوچار ضرور ہوسکتی ہے'لہذا ہم اپنے اندر ایمان کامل پیدا کریں' سلف صالحین کے عقیدہ ومنہج کو اپنائیں' اللہ کی رسی کتاب وسنت کو مضبوطی کے ساتھ تھام لیں' شرک' بدعات وخرافات' رسوم ورواج اور تمام معصیتوں اور گناہوں سے دوری اختیار کریں' اخلاق حسنہ اپنائیں' دلوں کی رنجشوں کو دور کریں' حقیقی اور پکے وسچے مسلمان بنیں' برے عقائد چھوڑ کر اور اپنے سارے اختلافات دور کرکے کتاب وسنت پر سلف صالحین کے فہم وعقیدہ کے مطابق اکٹھا ہوجائیں' اللہ عزت ونصرت' عروج وبلندی اور زمین میں تمکنت ضرور عطا فرمائے گا' ایسے حالات میں ان خصائص کا جاننا بیحد ضروری ہے تاکہ امت میں امیدیں پیدا ہوں ۔امت کو ملنے والی خصوصیات کا تعلق دنیا وآخرت دونوں سے ہے مضمون بہت طویل نہ ہوجائے صرف ان خصوصیات کی نشاندہی کی گئی ہے جو دنیا میں ملنے والی ہیں'اخروی خصوصیات کسی دوسرے مضمون میں بیان کی جائیں گی۔اللہ علم وعمل کی توفیق دے آمین۔

۱/ امت محمدیہ سب سے بہترین امت ہے: **عن معاوية بن حيدة القشيري أنه سمع النبي ﷺ يقول في قوله كنتم خير أمة أخرجت للناس قال انكم تتمون سبعين أمة أنتم خيرها وأكرمها على الله .** (حسنہ الألبانی فی صحیح سنن ترمذی)

معاویہ بن حیدة قشیری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو (**كنتم خير أمة أخرجت للناس**) کی تفسیر میں فرماتے ہوئے سنا: کہ تم سترہویں امت ہو'اللہ کے نزدیک تمام امتوں میں سب سے بہتر اور عزت دار ہو۔

۲/ اللہ نے اس امت کو سب سے افضل نبی ورسول عطا فرمایا جو پوری کائنات کا سردار ہے' نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے: (**أنا سيد ولد آدم وأول من ينشق عنه القبر وأول شافع وأول مشفع**)(مسلم)

میں تمام انسانوں کا سردار ہوں' اور میں پہلا شخص ہوں جس کی قبر سب سے پہلے پھٹے گی' اور سب سے پہلا سفارشی ہوں اور سب سے پہلا شخص ہوں جس کی سفارش قبول کی جائے گی''۔

آپ ﷺ خاتم الانبیاء والرسل ہیں' ارشاد باری تعالی ہے: ﴿مَّا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيماً﴾ (**الأحزاب : ٤٠**)

یعنی: محمد ﷺ تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں لیکن آپ اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں اور اللہ ہر چیز کو بخوبی جاننے والا ہے۔

آپ کی رسالت پوری دنیائے جن وانس کے لئے ہے ﴿وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا كَافَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيراً وَنَذِيراً وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ﴾ (سورۃ سباء:۲۸)

یعنی: ہم نے آپ کو تمام لوگوں کے لئے بشارت دینے اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔

﴿قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا﴾(**الأعراف ۱۵۸**) یعنی: آپ کہہ دیجئے کہ اے لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں۔ الناس میں جن بھی شامل ہیں۔

﴿تَبَارَكَ الَّذِي نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلَى عَبْدِهِ لِيَكُونَ لِلْعَالَمِينَ نَذِيراً﴾ (**الفرقان: ۱**) یعنی: بابرکت ہے وہ ذات جس نے اپنے بندے پر حق وباطل کے درمیان فرق کرنے والی کتاب نازل کی تاکہ وہ پوری دنیا والوں کے لئے آگاہ کرنے والا بن جائے۔

۳/ اللہ نے سب سے افضل کتاب قرآن کریم اس امت کو عطا کیا جو ساری کتابوں کی سردار ہے: ارشاد باری تعالی ہے ﴿وَأَنزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقاً لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الْكِتَابِ وَمُهَيْمِناً عَلَيْهِ﴾ (المائدة :۴۸)

یعنی: ہم نے آپ کی طرف حق کے ساتھ یہ کتاب نازل کی' جو اپنے سے اگلی کتابوں کی تصدیق کرنے والی اور ان کی محافظ ہے۔

مھیـــمـــن کا مطلب ہے : محافظ سردار' امین شاہد' حاکم' چونکہ سابقہ تمام آسمانی کتابیں تحریف کا شکار ہوگئیں اس لئے قرآن سب پر حاکم ہے جس کو یہ صحیح قرار دے وہ صحیح اور جس کو باطل قرار دے وہ باطل ہے۔

قرآن کریم صرف مسلمانوں کے لئے نہیں بلکہ جن وانس' مسلم وکافر سب کی ہدایت کے لئے ہے ﴿شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِىَ أُنزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ هُدًى لِّلنَّاسِ﴾ (سورۃ البقرۃ:۱۸۵) یعنی ماہ رمضان میں قرآن نازل کیا گیا جو سب کی ہدایت کے لئے ہے۔

یہ صرف مسلمانوں کی بھی کتاب نہیں ہے یہ اور بات ہے کہ موحد ومتقی اور متبع سنت مسلمان ہی اس سے زیادہ فائدہ اٹھاتے ہیں' یہ قیامت تک کے لئے آپ ﷺ کا معجزہ ہے' جب تک دنیا میں قرآن باقی ہے دنیا کا وجود باقی ہے۔

۴/ اللہ رب العالمین نے اس امت کو آسان ترین دین عطا فرمایا: اللہ کا ارشاد ہے: ﴿وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّينِ مِنْ حَرَجٍ﴾ (الحج: ۷۸) یعنی اللہ نے دین میں تم پر کوئی تنگی نہیں رکھی ہے۔

﴿يُرِيدُ اللّهُ أَن يُخَفِّفَ عَنكُمْ وَخُلِقَ الإِنسَانُ ضَعِيفًا﴾ (سورة النساء : ۲۸) یعنی: اللہ تم سے تخفیف کرنا چاہتا ہے اس لئے کہ انسان کمزور پیدا کیا گیا ہے۔

﴿يُرِيدُ اللّهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلاَ يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ﴾ (سورة البقرة : ۱۸۵) یعنی: اللہ تمہارے ساتھ آسانی چاہتا ہے سختی نہیں۔

اللہ کا ارشاد ہے ﴿يَأْمُرُهُم بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَاهُمْ عَنِ الْمُنكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبَاتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَآئِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ إِصْرَهُمْ وَالأَغْلاَلَ الَّتِي كَانَتْ عَلَيْهِمْ فَالَّذِينَ آمَنُواْ بِهِ وَعَزَّرُوهُ وَنَصَرُوهُ وَاتَّبَعُواْ النُّورَ الَّذِيَ أُنزِلَ مَعَهُ أُوْلَـئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ﴾ (الأعراف :۱۵۷)

یعنی: وہ (نبی ﷺ) ان کو نیک باتوں کا حکم دیتے ہیں اور بری باتوں سے منع کرتے ہیں اور پاکیزہ چیزوں کو حلال اور گندی چیزوں کو حرام فرماتے ہیں اور ان لوگوں پر جو بوجھ اور طوق تھے ان کو دور کرتے ہیں' جو لوگ اس نبی پر ایمان لاتے ہیں اور اس کی حمایت ومدد کرتے ہیں اور اس نور کا اتباع کرتے ہیں جو اس کے ساتھ بھیجا گیا ہے تو وہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔

نبی ﷺ کا ارشاد ہے: (انی أرسلت بالحنيفية السمحة) (مسند أحمد) یعنی فطرت کے مطابق اللہ کی طرف یکسوئی والا عفو ودرگزر والا دین دے کر بھیجا گیا ہوں۔

وقال ﷺ (يسروا ولا تعسروا وبشروا ولا تنفروا)(صحیح بخاری) آسانی کرو سختی نہ کرو' لوگوں کو بشارت دو نفرت نہ پھیلاؤ۔

و عن ابی هريرة مرفوعا ان الدين يسر ولن يشاد الدين أحد الا غلبه فسددوا وقاربوا وأبشروا (بخاری ومسلم)

یہ دین آسان ہے جو دین میں سختی کرنا چاہے گا دین اس پر غالب آجائے گا لہذا میانہ روی اختیار کرو قریب قریب رہو اور بشارتیں دو۔

بیان کیا جاتا ہے کہ سابقہ امتوں میں سختی کا عالم یہ تھا کہ بنو اسرائیل جو انتہائی سخت دل اور سخت طبیعت والی قوم تھی جب اس میں کوئی گناہ کرتا اس کے دروازے پر گناہ اور اس کا کفارہ درج کردیا جاتا تھا' ان کی شریعت میں پیشاب کے چھینٹے جہاں تک پہونچتے ان تمام کپڑوں کو دھلنے کے بجائے کاٹنے کا حکم تھا۔ قتل کے بدلے قتل ہی تھا' دیت یا معافی نہیں تھی' شریعت محمدیہ میں تمام چیزوں کے اندر آسانیاں رکھی گئی ہیں۔

۵/ اس امت کو کامل ومحفوظ دین ملا۔اللہ کا ارشاد ہے: ﴿الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الإِسْلاَمَ دِيْنا ﴾(سورة المائدة:۳)یعنی: آج میں نے تمہارے لئے دین کو کامل کر دیا' اور تم پر اپنی نعمتیں پوری کر دیں' اور تمہارے لئے اسلام کے دین ہونے پر رضامند ہو گیا۔

اللہ کا ارشاد ہے﴿إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ ﴾(الحجر : ۹)یعنی: ہم نے ہی اس ذکر کو نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں۔ ذکر سے مراد دین ہے جو اللہ کی وحی قرآن وحدیث میں محفوظ ہے۔

٦/ اس امت کیلئے پوری زمین مسجد اور پاک بنادی گئی۔

۷/ مال غنیمت اس امت کے لئے حلال کر دیا گیا۔

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:(**أعطيت خمسا لم يعطهن أحد قبلي نصرت بالرعب مسيرة شهر ' وجعلت لي الأرض مسجدا وطهورا ' فأيما رجل من أمتي أدركته الصلاة فليصل ' وأحلت لي الغنائم ولم تحل لأحد قبلي 'وأعطيت الشفاعة ' وكان النبي يبعث الى قومه خاصة وبعثت الى الناس عامة (بخاري ومسلم)**

ترجمه :مجھے پانچ چیزیں ایسی دی گئیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دی گئیں' دشمنوں پر ایک ماہ کی مسافت کی دوری سے میرا رعب قائم کر کے میری مدد کی گئی' میرے لئے پوری زمین مسجد اور پاک بنادی گئی' میری امت کے جس فرد کے لئے جہاں بھی نماز کا وقت ہو جائے وہ نماز پڑھ لے' میرے لئے مال غنیمت حلال کر دیا گیا' جبکہ مجھ سے پہلے کسی کے لئے حلال نہیں تھا' مجھے شفاعت (عظمی) نصیب فرمائی گئی' مجھ سے پہلے ہر نبی کی بعثت ان کی اپنی قوم کے لئے ہوتی تھی جبکہ مجھے پوری دنیا والوں کے لئے نبی بنا کر بھیجا گیا ہے۔

۸/ پوری امت ہلاکت وبربادی سے محفوظ کر دی گئی ہے' کسی بھی عذاب جیسے قحط' فقر وفاقہ' بھوک' غرق وانہدام' بجلی وکڑک' زلزلہ' سیلاب' خسف' اور آندھی وطوفان سے مکمل ہلاک نہیں ہوگی' نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:(**واني سألت ربي ألا يهلكها بسنة عامة وألا يسلط عليهم عدوا من سوى أنفسهم فيستبيح بيضتهم (صحيح مسلم)**

ترجمہ: میں نے رب سے دعا کی کہ میری امت کو ایک ساتھ عام قحط سے ہلاک نہ کرے' اور ان پر کسی بیرونی دشمن کو بھی مسلط نہ کرے جو ان کے شیرازہ کو منتشر کر دے اور ان کو ہلاک وبرباد کرے۔

اور صحیح بخاری ومسلم میں ہے : **سألت ربى ثلاثا فأعطاني ثنتين ومنعني واحدة سألت ربي ألا يهلك أمتي بسنة فأعطانيها ' وسألته ألا يهلك أمتي بالغرق فأعطانيها وسألته ألا يجعل بأسهم بينهم فمنعنيها .**

ترجمہ: میں نے اپنے رب سے تین چیزیں مانگی دو چیزیں دے دیں اور ایک منع کر دیا' میں نے رب سے مانگا کہ میری پوری امت کو قحط سالی سے ہلاک نہ کرے رب نے یہ دے دیا' میں نے رب سے یہ بھی مانگا کہ میری پوری امت کو غرق کے ذریعہ ہلاک نہ کرے تو یہ بھی دے دیا' میں نے یہ بھی مانگا کہ وہ آپس میں قتال وخونریزی نہ کریں اللہ نے اس کو منع کر دیا۔

۹/ ضلالت وگمراہی پر پوری امت اکٹھا نہیں ہوگی' نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:(**ان الله قد أجار أمتي أن تجتمع على ضلالة) (الضياء المقدسى فى الأحاديث المختاره ' وابن ماجه مطولا وحسنه الألبانى رحمه الله)**

: اللہ نے میری پوری امت کو ضلالت پر اکٹھا ہونے سے محفوظ کر دیا ہے۔

وفى حديث آخر قال النبى ﷺ سألت الله ألا تجتمع أمتى على ضلالة فأعطانيها (قال الإمام الألبانى بمجموع طرقه حسن):میں نے اللہ سے مانگا کہ میری امت ضلالت پر اکٹھا نہ ہو تو اللہ نے یہ دے دیا۔

وقال ﷺ : ان الله لا يجمع أمتى على ضلالة ويد الله مع الجماعة(صحیح سنن ترمذی)

:اللہ تعالی میری ساری امت کو گمراہی پر اکٹھا نہیں کرے گا اور اللہ کا ہاتھ جماعت کے ساتھ ہے۔

وقال النبی ﷺ (لا تزال طائفة من أمتي ظاهرين على الحق لا يضرهم من خذلهم حتى يأتي أمر الله وهم كذلك (صحيح بخاری))

ترجمہ: میری امت میں ایک جماعت ہمیشہ حق پر قائم رہے گی ان کی مدد نہ کرنے والا ان کو کچھ بھی نقصان نہیں پہونچا پائے گا وہ حق پر قائم رہیں گے یہاں تک کہ اللہ کا حکم آجائے۔

یہاں اللہ کا حکم آنے سے یمن سے پاکیزہ ہوا کا چلنا مراد ہے جو ہر مومن روح کو قبض کرلے گی جب سارے مومن وفات پاجائیں گے اور کوئی مومن باقی نہیں رہے گا تو اللہ کے حکم سے اسرافیل علیہ السلام صور پھونکیں گے تو روئے زمین پر زندہ سارے لوگ مرجائیں گے پھر چالیس سال کے بعد اللہ کے حکم سے اسرافیل علیہ السلام دوبارہ صور پھونکیں گے تو سارے لوگ آدم علیہ السلام سے لے کر اس کائنات کے آخری شخص تک سب زندہ کھڑے ہوجائیں گے۔

قارئین کرام! حدیثوں میں پوری امت کی گمراہی کی نفی کی گئی ہے جس کا صاف مطلب ہے کہ اکثریت گمراہ ہوسکتی ہے پوری امت نہیں، ایک جماعت ہمیشہ حق پر قائم رہے گی، اور ایسا ہی ہوا، آج امت مسلمہ کی اکثریت گمراہی، بدعقیدگی و بے عملی اور اخلاقی گراوٹ کا شکار ہے لیکن اس گمراہی اور بدعقیدگی کی گھٹاٹوپ تاریکی میں حق اور اہل حق بھی موجود ہیں یہ اللہ کا کرم اور اس کا احسان ہے۔

قارئین کرام! جس جماعت اور فرقہ کے حق پر ہونے کی بات حدیثوں میں کہی گئی ہے اس سے مراد جماعت اہل حدیث ہے امام عبداللہ بن مبارک اور امام علی بن المدینی کا قول ہے: وہ اصحاب الحدیث ہیں، امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں اگر طائفہ منصورۃ اہل حدیث نہیں ہیں تو مجھے نہیں معلوم وہ کون لوگ ہیں؟ کیونکہ یہ واحد جماعت ہے جو نبی ﷺ کے زمانے سے ہے، یہ صحابہ کرام اور سلف صالحین کے نقش قدم پر چلنے والی جماعت ہے، یہ کتاب وسنت کو صحابہ تابعین تبع تابعین اور سلف صالحین کے فہم کے مطابق سمجھتے ہیں اور انہی کے عقیدہ و منہج پر قائم ہیں، وہ اللہ کی ربوبیت اس کی الوہیت اور اس کے اسماء وصفات میں کسی کو شریک نہیں کرتے، وہ اللہ کے اسماء وصفات میں نہ بیجا تاویل کرتے ہیں اور نہ ہی کسی ثابت شدہ نام وصفت کا انکار کرتے ہیں۔ اور نہ ہی ان کی کیفیت بیان کرتے ہیں۔ اور نہ ہی مخلوق سے ان کی مماثلت اور تشبیہ دیتے ہیں، وہ غیبی امور میں عقل واجتہاد اور رائے سے کام نہیں لیتے، آمنا وصدقنا کہتے ہیں، وہ اللہ کے لئے ہر طرح کے علو کا عقیدہ رکھتے ہیں ان کا عقیدہ ہے کہ اللہ کی ذات عرش پر مستوی ہے، وہ تصوف اور وحدۃ الوجود کی شرکیات سے پاک جماعت ہے، کتاب وسنت کی تفسیر وشرح اپنی عقل ورائے، وفلسفہ سے نہیں کرتے، بلکہ قرآن وسنت صحیحہ، اور سلف صالحین کے ثابت شدہ اقوال وآثار سے کرتے ہیں وہ ہر قسم کے شرک وبدعات سے دور رہتے ہیں، نہ عقیدہ میں شرک کرتے ہیں اور نہ ہی نبی اکرم ﷺ کی اطاعت میں شرک کرتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کے کلام پر کسی امتی کے قول کو ترجیح نہیں دیتے، وہ اپنی نسبت کسی امتی کی طرف کرنے کے بجائے قرآن وحدیث کی طرف کرتے ہیں، اسی لئے ان کی نسبت اور ان کا عقیدہ و منہج معصوم ہے وہ تمام معتمد ائمہ دین وسنت اور مجتہدین عظام کا حد درجہ ادب واحترام کرتے ہیں، ان کے اجتہادات خطاء ہوجانے کی صورت میں بھی ان کو ایک اجر کا مستحق سمجھتے، اور ان کو معذور مانتے ہیں، ان کے وہ سارے اقوال جو قرآن وسنت کے موافق ہیں ان پر عمل کرتے ہیں، وہ کسی بھی امام کے لئے تعصب نہیں رکھتے نہ ہی ان کی اندھی تقلید کو جائز سمجھتے ہیں، کیونکہ حق کسی ایک امام میں محصور نہیں ہے، حق کتاب وسنت میں محصور ہے، وہ احادیث پر عمل کے لئے کسی امام کی موافقت کو بھی ضروری نہیں سمجھتے جیسا کہ مقلدین احباب کا شیوہ ہے، کسی بھی مسئلہ میں اختلاف کی صورت میں قرآن وحدیث کی طرف دوڑتے ہیں، وہ قرآن وسنت دونوں کو وحی، حجت، منزل من اللہ اور محفوظ مانتے ہیں دونوں کی حجیت میں کوئی تفریق نہیں کرتے شرط یہ ہے کہ حدیث صحیح ہو، اور اس کا مفہوم سلف صالحین کے فہم کے مطابق ہو، وہ ثابت شدہ اجماع کو بھی حجت مانتے ہیں اور حدیث صحیح وصریح نہ ہونے کی صورت میں صحیح قیاس کو بھی حجت مانتے ہیں، ان کی عبادات نبی ﷺ کے طریقے پر ہوتی ہیں۔ صلاۃ وصوم حج وعمرہ سب نبی اکرم ﷺ کی سنت کے مطابق انجام دیتے ہیں، کسی بھی عبادت کی زبانی نیت نہیں کرتے، صلاۃ میں ناف یا اس کے نیچے ہاتھ نہیں باندھتے، وہ سینے پر ہاتھ باندھتے ہیں، جماعت میں ایک دوسرے سے ٹخنہ اور کندھا ملاکر کھڑے ہوتے ہیں، دو لوگوں کے درمیان جگہ نہیں چھوڑتے، نماز میں رکوع سے قبل اور رکوع کے بعد اور پھر تیسری رکعت میں کھڑے ہونے کے بعد رفع یدین کرتے

ہیں، بڑے اعتدال واطمینان سے نماز ادا کرتے ہیں، جہری نمازوں میں زور سے آمین کہتے ہیں، جمعہ کے دن خطبہ سے قبل منبر سے نیچے کھڑے ہوکر بیان نہیں دیتے، کسی کی وفات پر قرآن خوانی، تیجہ، چہلم، ارسی برسی نہیں کرتے، کسی بھی صحابی کی تنقیص نہیں کرتے، اہل بیت اور تمام صحابہ کرام سے حد درجہ محبت کرتے ہیں ان سے محبت کو ایمان، اسلام اور احسان سمجھتے ہیں اور ان سے بغض ونفرت اور عداوت کو کفر ونفاق اور سرکشی سمجھتے ہیں، اور اگر کوئی بدزبان کسی صحابی کی تنقیص کرے تو اسے برداشت بھی نہیں کرتے، دفاع صحابہ میں اس کا دنداں شکن جواب دیتے ہیں، وہ دشمنان صحابہ خوارج وروافض سے ولاء نہیں رکھتے، وہ خمینی کے انقلاب کو اسلامی انقلاب نہیں بلکہ لادینی، رافضی دنیاوی وسیاسی انقلاب مانتے ہیں، جو مسلمانوں کے بجائے اعداء اسلام کی بھرپور مدد سے عمل میں آیا، وہ قیامت سے قبل نبی اکرم ﷺ کی تمام پیشین گوئیوں اور بیان کردہ صحیح علامتوں پر ایمان رکھتے ہیں، کسی بھی صحیح علامت کا انکار نہیں کرتے جیسے دجال، یاجوج ماجوج اور عیسی علیہ السلام کا نزول وغیرہ، حکمرانوں کے خلاف افواہیں بھی نہیں پھیلاتے، اور نہ ہی ان کے خلاف خفیہ سازشیں کرتے ہیں نہ ہی ان کے خلاف خروج وبغاوت کو جائز سمجھتے ہیں، وہ احتجاج اور مظاہرات بھی نہیں کرتے، عوامی وسرکاری وانفرادی املاک وجائیداد کو نقصان نہیں پہونچاتے، وہ استطاعت کی صورت میں حکمرانوں کو خاموشی سے خلوت میں ہاتھ پکڑ کر نصیحت کرتے ہیں، سربازار فضیحت اور غیبت نہیں کرتے، وہ حکومت کو دعوت وتبلیغ، اصلاح امت، دین کی نشر واشاعت، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا ایک ذریعہ اور وسیلہ سمجھتے ہیں وہ حکومت کے حصول کو زندگی کا مقصد نہیں مانتے، وہ کسی بھی نبی کی تنقیص کو کفر سمجھتے ہیں، وہ انکار منکر کے تینوں درجات پر ایمان رکھتے ہیں، اور استطاعت کے مطابق عمل بھی کرتے ہیں، اگر ہاتھ اور زبان سے منکر روکنے کی استطاعت نہیں ہے تو منکر کو دل میں برا مانتے ہیں، عوام الناس میں اس کی تشہیر نہیں کرتے، تبلیغ کرتے ہیں تو علم وبصیرت کے ساتھ، وہ اللہ کی توحید اور نبی ﷺ کی سنتوں اور پورے دین کی طرف حکمت کے ساتھ لوگوں کو دعوت دیتے ہیں، وہ جاہلوں کو دعوت وتبلیغ کا حقدار نہیں سمجھتے، وہ جہاں توحید کی دعوت دیتے ہیں وہیں شرک پر بھی کھل کر رد کرتے ہیں کیونکہ شرک پر رد کئے بغیر توحید کا حق ادا ہو ہی نہیں سکتا، جہاں وہ نبی اکرم ﷺ کی سنتوں کی طرف کھل کر دعوت دیتے ہیں وہیں بدعات اور اہل بدعات پر کھل کر رد بھی کرتے ہیں، وہ اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ جب تک بدعت کی تردید نہ ہو سنت کا حق ادا ہو ہی نہیں سکتا، قرآن کریم میں جہاں توحید خالص کی کھل کر دعوت دی گئی وہیں جابجا شرک وکفر سے اجتناب کی بھی کھل کر دعوت دی گئی، آپ ﷺ ہر خطبہ میں جہاں اپنی سنت کو مضبوطی کے ساتھ تھامنے کی تعلیم دیتے وہیں بدعت سے اجتناب کی بھی تلقین کرتے، جیسے شرک وکفر گمراہی ہے بدعت بھی گمراہی ہے، اسلام میں ہر بدعت گمراہی ہے، کوئی بدعت اچھی نہیں ہے، وہ بدعت حسنہ اور بدعت سیئہ کی تقسیم کو غلط مانتے ہیں، وہ خود ساختہ بنائی ہوئی جماعت اور اس کے جھوٹے اصولوں کی طرف لوگوں کو دعوت نہیں دیتے، جھوٹی کہانیاں دیومالائی قصے نہیں سناتے، بال بچوں کو چھوڑ کر اسی طرح ماں باپ اور عزیز واقارب سے ناطہ توڑ کر تبلیغ کے نام پر پوری دنیا کا گشت نہیں کرتے، جہاد کا نام خروج نہیں رکھتے۔ سب صحیح ہے کے فارمولے پر عمل نہیں کرتے۔ صرف چند معروف کا حکم نہیں دیتے، عورتوں کو تبلیغ کے لئے نہیں بھیجتے وغیرہ وغیرہ۔

۱۰/ دنیا کا جب سے قیام ہوا تب سے بہترین صدیاں اسی امت کو ملیں، نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

(خير الناس قرني ثم الذين يلونهم ثم الذين يلونهم (صحيح بخاري) سب سے بہتر لوگ میری صدی کے ہیں پھر جو ان کے قریب ہیں، پھر جو ان کے قریب ہیں۔

وقال ﷺ : بعثت في خير قرون بني آدم قرنا فقرنا حتى كنت من القرن الذي بعثت فيه (صحيح بخاري)

مجھے انسانوں کی سب سے بہترین صدی میں نبی بنا کر بھیجا گیا۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نبی ﷺ کی بعثت کی اہمیت ہے، ولادت کی نہیں میلادی مسلمانو! ذرا دھیان دو۔ ایک مسلمان کے لئے تو آپ ﷺ کی ولادت سے زیادہ اہم آپ ﷺ کی رسالت ہے، یوم رسالت ہی سے گمراہ اور جہنم کے دروازے پر کھڑی انسانیت کو توحید ملی ایمان ملا، اسی سے آپ ﷺ کی ذات مبارکہ مسلمانوں کے لئے واجب الاطاعت ٹھہری، یہ یوم رسالت ہی کی شان تھی جس کی وجہ سے مسلمان عرب وعجم پر چھا گئے ایران وروما جیسی عظیم سلطنتوں کو پاؤں تلے روند ڈالا، اور قیصر وکسری کے خزانے ان کے قدموں کے نیچے ڈھیر ہو گئے، محمد بن عبداللہ کو تو مکہ کے مشرکین بھی مانتے تھے وہ آپ ﷺ کے اخلاق عالیہ کے قائل ومعترف تھے لیکن وہی جب اللہ نے آپ پر نبوت کا تاج رکھا آپ کو محمد رسول اللہ (ﷺ) بنا دیا تو دوست دشمن ہو گئے جو لوگ ان کی راہ میں دل بچھایا کرتے تھے کانٹے بچھانے

لگے، انہیں لہولہان کیا، وطن سے نکل جانے پر مجبور کیا، قتل کے درپہ ہو گئے، انہیں اگر اختلاف ہوا تو آپ ﷺ کو رسول تسلیم کرنے سے، آپ کی دعوت توحید قبول کرنے سے، آج بھی اگر ہم آپ ﷺ کی تاریخ ولادت دھوم دھام سے منائیں آپ کے حسن اخلاق کی تعریف کریں لیکن ہمیں آپ ﷺ کی دعوت توحید سے اعراض وانکار ہو، قبروں پر شرک وبدعت کا بازار گرم ہو، لات ومنات کی تجارت عروج پر ہو، اور ہماری زندگیوں میں معصیت کا بول بالا ہو تو ہم میں اور مشرکین میں کیا فرق ہوا، گفتار کی حد تک تو غیر مسلم بھی آپ کی خدمت میں خراج تحسین پیش کرتے تھے اور کرتے ہیں۔

۱۱/ جمعہ جو پورے ہفتہ کا سردار ہے، اتنا بہترین اور فضیلت والا دن اس امت کو ملا، نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے: **(نحن الآخرون السابقون يوم القيامة ، بيد أنهم أؤتو الكتاب من قبلنا ، ثم هذ ايومهم الذى فرض عليهم فاختلفوا فيه فهدانا الله ، فالناس فيه لنا تبع ، اليهود غدا و النصارى بعد غد)** (بخاری)

ہم دنیا میں بعد میں آنے والے لیکن آخرت میں آگے آگے رہنے والے ہیں، جبکہ ہم سے پہلے ان کو کتاب دی گئی، انہیں یہ دن دیا گیا تھا لیکن اس میں اختلاف کر بیٹھے اللہ نے ہمیں ہدایت دی، لوگ اس میں ہمارے تابع ہیں، یہودی کل اور نصاری کل کے بعد۔

جیسے ہمارے لئے جمعہ ہے اسی طرح یہودیوں کے لئے سنیچر (شنبہ، ہفتہ) اور نصاری کے لئے اتوار ہے۔

۱۲/ اس امت کی صلاۃ کی صفیں فرشتوں کی صفیں کی طرح ہوتی ہیں، نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے **(فضلنا على الناس بثلاث جعلت صفوفنا كصفوف الملائكة ، وجعلت لنا الأرض كلها مسجدا ، وجعلت تربتها لنا طهورا اذا لم نجد الماء (مسلم))**

لوگوں پر ہمیں تین چیزوں کی فضیلت دی گئی، ہماری صفیں فرشتوں کی صفوں کی طرح ہیں، ہمارے لئے پوری زمین مسجد بنادی گئی، اور پانی نہ ملنے کی صورت میں اس کی مٹی ہمارے لئے پاکی کا ذریعہ بنادی گئی ہے۔

۱۳/ ہر سوسال کے شروع میں دین کی تجدید کے لئے مجدد پیدا ہوتا رہے گا اسکا مطلب ہے کہ دین قیامت تک اپنی اصلی حالت میں باقی رہے گا۔ نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے: **ان الله يبعث على رأس كل مئة سنة من يجدد لها دينها** یعنی اللہ ہر سوسال کے شروع میں ایسے شخص کو بھیجتا رہے گا جو دین کی تجدید کرے گا۔

دین کی تجدید سے مراد دین کے نام پر جو شرک وبدعات کا بازار گرم ہوگا اس کو ختم کرے گا اور توحید وسنت کو دنیا میں عام کرے گا۔

۱۴/ اس امت کا عمل کم مگر ثواب سب سے زیادہ ہے، ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء، ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مرفوعا روایت ہے:

(انما مثلكم ومثل اليهود والنصارى كرجل استعمل عمالا فقال من يعمل لى الى نصف النهار على قيراط قيراط ، فعملت اليهود الى نصف النهار على قيرا ط قيراط ، ثم قال من يعمل من نصف النهار الى صلاة العصر على قيراط قيراط ، فعملت النصارى من نصف النهار الى صلاة العصر على قيراط ، فقال من يعمل لى من صلاة العصر الى مغرب الشمس على قيراطين قيراطين ، ألا فأنتم الذين يعملون من صلاة العصر الى مغرب الشمس على قيراطين قيراطين ، ألا لكم الأجر مرتين فغضبت اليهود والنصارى فقالوا نحن أكثر عملا وأقل عطاء ، قال الله عزوجل : هل ظلمتكم من حقكم شيئا ، فقالوا : لا قال : فانه فضلى أعطيه من شئت) (صحيح بخارى)

تمہاری اور یہود ونصاری کی مثال ایسے ہی ہے جیسے کسی نے کچھ عمال رکھا پھر اس نے کہا کون ہے جو ایک ایک قیراط پر میرے لئے دوپہر تک کام کرے؟ یہودیوں نے دوپہر تک ایک ایک قیراط پر کام کیا، پھر اس نے کہا کون ہے جو دوپہر سے عصر تک ایک ایک قیراط پر میرے لئے کام کرے؟ نصاری نے ایک قیراط پر دوپہر سے عصر تک کام کیا، پھر اس نے کہا کون ہے جو میرے لئے عصر سے مغرب تک دو دو قیراط پر کام کرے؟ سنو! تم ہی ہو جو عصر سے مغرب تک دو دو قیراط پر کام کر رہے ہو، خوش ہو جاؤ تمہارے لئے دوہرا اجر ہے، اس سے یہود ونصاری کو غصہ آ گیا، کہنے لگے ہمارا کام زیادہ لیکن اجرت ہماری کم ہے، اللہ عزوجل نے فرمایا: کیا میں نے تم لوگوں کے حق پر کچھ ظلم کیا ہے؟ انہوں نے کہا نہیں، اللہ نے فرمایا یہ میرا فضل میں جس کو چاہوں عطا کروں۔

اس کی واضح مثال پانچ صلاۃ کی ہے، مگر ثواب پچاس صلاۃ کا ملتا ہے۔

۱۵/ اس امت کے افراد کی عمر تو کم ہے، مگر اللہ نے اس کے بدلے فضیلت والے دن اور راتیں اور مقامات عطا فرمائیں جن میں نیک اعمال پر بے انتہاء اجر وثواب کا وعدہ فرمایا، نبی اکرم ﷺ کی حدیث ہے(أعمار أمتي ما بين الستين الى السبعين وقل من يجوز ذلك)(صحیح سنن ترمذی)

میرے امتی کی عمر ساٹھ سے ستر کے درمیان ہے، بہت کم لوگ ہیں جو اس کو پار کر پاتے ہیں۔

لیلۃ القدر ہزار ماہ کی عبادت سے بہتر ہے، ماہ رمضان کا صوم اور ان میں قیام سابقہ گناہوں کا کفارہ ہو جاتے ہیں، ذوالحجہ کے ابتدائی دس دنوں میں نیک اعمال کی فضیلت، صوم عرفہ دو سال کے گناہوں کا اور صوم یوم عاشوراء ایک سال کے گناہوں کا کفارہ ہے، حرمین شریفین میں صلاۃ ادا کرنے کا اجر دیگر مساجد کے مقابلہ میں بڑھ جاتا ہے، قرآن کریم کی تلاوت ایک ایک حرف پر دس دس نیکیاں ملتی ہیں، اسی طرح اذکار اور توبہ واستغفار کی فضیلت اور ان پر اللہ کی طرف سے بے انتہاء اجر وثواب کا وعدہ۔ یہ سب اللہ کی طرف سے اس امت پر صدقہ اور فضل واحسان، اس امت کی خصوصیات اور ان کے لئے بشائر ہیں۔

۱۶/ اس امت کی خطا وبھول چوک کو اللہ نے معاف کر دیا ہے۔ اللہ کا ارشاد ہے﴿رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا إِن نَّسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا﴾ اے ہمارے رب اگر ہم بھول گئے ہوں یا خطا کی ہو تو ہماری گرفت نہ کرنا۔

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

(ان الله وضع عن أمتي الخطأ والنسيان وما استكرهوا عليه)(سنن ابن ماجہ، صحیح الجامع)

اللہ نے میری امت کی غلطی، بھول چوک اور جس کام پر ان کو مجبور کر دیا جائے اس کو معاف کر دیا ہے۔

۱۷/ جب تک اس امت کا ایک فرد باقی ہے قیامت قائم نہیں ہوگی، نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے۔(لا تقوم الساعة على أحد يقول لا اله الا الله (مسند احمد)۔ اور صحیح مسلم میں ہے(لا تقوم الساعة على احد يقول الله الله)۔ یعنی قیامت اس شخص پر قائم نہیں ہوگی جو لا الہ الا اللہ کا اقرار کرتا ہو یا اللہ اللہ کہنے والا ہو۔

اور صحیح مسلم کی دوسری روایت میں ہے(لا تقوم الساعة حتى لا يقال في الأرض الله الله)یعنی جب روئے زمین پر کوئی اللہ اللہ کہنے والا باقی نہیں رہے گا تب قیامت قائم ہوگی۔

نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:(شرار الخلق عند الله من تدركهم الساعة وهم أحياء، والذين اتخذوا القبور مساجد) (ابن ماجہ، ابن خزیمہ) اللہ کے نزدیک سب سے بدترین وہ لوگ ہیں جن پر قیامت قائم ہو اور وہ لوگ جنہوں نے قبروں کو مسجد بنا ڈالا۔

اللہ تعالی امت مسلمہ کی حفاظت فرمائے اسے غلبہ اور عزت وسربلندی عطاء فرمائے۔ ہم سب کو عمل کی توفیق دے۔ عقیدہ سلف پر قائم رکھے۔ شرک وبدعات سے محفوظ رکھے آمین یا رب العالمین۔

ختم

۱۴۴۶/۳/۶ھ موافق ۲۰۲۴/۹/۹ء